30 احادیث
حکمرانوں کی اطاعت
اور عدمِ خروج
صحیح بخاری و مسلم سے
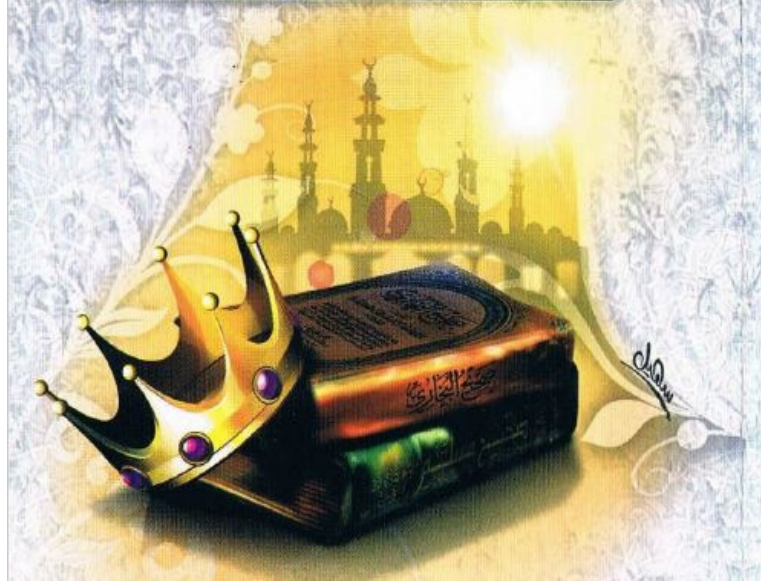
صحیح بخاری ومسلم سے
حکمرانوں کی اطاعت کرنے اور
ان کے خلاف خروج نہ کرنے سے
متعلق 30 احادیث

ترجمہ وفوائد

طارق بن علی بروہی

نام کتاب: **صحیح بخاری و مسلم سے حکمرانوں کی اطاعت کرنے اور ان کے خلاف خروج نہ کرنے سے متعلق 30 احادیث**

ترجمہ وفوائد: طارق بن علی بروہی

مصدر: عربی پمفلٹ "ثلاثون حديثاً في وجوب طاعة ولاة الأمور وتحريم الخروج عليهم من صحيحي البخاري ومسلم"۔

سن طباعت: 2020ع

ویب سائٹ: www.tawheedekhaalis.com

ای میل: store@tawheedekhaalis.com

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حکمرانوں کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کے وجوب کے دلائل

فرمان باری تعالی ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ﴾(النساء:59)

(اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالی کی اور اطاعت کرو رسول کی، اور ان کی جو تم میں سے اولی الامر (حکمران) ہیں)

1- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ أَطَاعَنِی فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِی فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِی فَقَدْ أَطَاعَنِی، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِی فَقَدْ عَصَانِی“[البخاری 2957، مسلم 1835]

(جس نے میری اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی)۔

2-انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ "[البخاری 7142]

(سنو اور اطاعت کرو، خواہ تم پر کسی ایسے حبشی کو ہی گورنر بنایا جائے جس کا سر منقیٰ کی طرح ہو)۔

"رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ" سے مراد اس کو مشابہت دینا ہے چھوٹے سر سے، یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد ہے اس کا کالا ہونا، اور یہ بھی کہا گیا کہ سر پر کم بالوں یا ان کے گھنگھریالے ہونا مراد ہے۔[فتح الباری 2/187]

3-ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي، أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الأَطْرَافِ" [مسلم 648]

(بے شک مجھے میرے خلیل (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے وصیت کی کہ میں سنوں اور اطاعت کروں، اگرچہ ہونٹ پھٹا شخص (حکمران) ہو)۔

" مُجَدَّعَ الأَطْرَافِ "کا مطلب ہے ہونٹ کٹے پھٹے ہوں۔[شرح النووی 5/149]

4-عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں:

"كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ "[البخاری 7202، مسلم 1867]

(ہم رسول اللہ ﷺ کی بیعت کرتے تھے سننے اور اطاعت کرنے کی، وہ ہم سے فرماتے: (ان باتوں میں) جس کی تم میں استطاعت ہو)۔

5-عبد اللہ بن دینار فرماتے ہیں میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب لوگ عبد الملک پر مجتمع ہو چکے تھے، فرمایا:

"إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِذَلِكَ "[البخاری 7203]

(انہوں نے (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے لکھا: میں عبد اللہ عبد الملک امیر المومنین کی سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں، اپنی استطاعت بھر اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے مطابق، اور ساتھ ہی میرے بیٹوں نے بھی یہی اقرار کیا ہے)۔

ظالم حکمران (جو حقداروں کی حق تلفی کر کے اپنوں کو نوازتا ہے) کی اطاعت بھی واجب ہے اور اس پر صبر کرنا چاہیے

6- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا تو ہم نے ان کی بیعت کی، اور فرماتے ہیں: جن چیزوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی ان میں یہ بھی تھا کہ:

"بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا، وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ" [البخاری 7056، مسلم 1709]

(ہم نے بیعت کی کہ ہم دل چاہتے ہوئے بھی اور ناچاہتے ہوئے بھی، اور مشکل وآسانی میں بلکہ اس حال میں بھی کہ دوسروں کو ہم پر ترجیح ہی کیوں نہ دی جائے (الغرض ہر حال میں) حکومت کی سنیں گے اور مانیں گے، اور ہم حکومت کی بارے میں حکمرانوں سے جھگڑا نہیں کریں گے مگر اس صورت میں کہ جب تم اسے کھلم کھلا کفر کرتے دیکھو ایسا کفر کہ جس کے متعلق اللہ کی طرف سے تمہارے پاس دلیل بھی موجود ہو)۔

"أَثَرَةٍ عَلَيْنَا" کا مطلب ہے دنیاوی امور میں تمہیں چھوڑ کر دوسروں کو مخصوص کرنا اور ترجیح دینا۔ [النووی 12/ 225]

"بَوَاحًا" کا مطلب ہے بالکل ظاہر باہر کفر۔[الفتح 13/8]

7- حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ؟، قَالَ: تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ، وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ، وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ"[مسلم 1847]

(میرے بعد ایسے آئمہ (حکمران) آئیں گے جو میری ہدایت پر نہیں چلتے ہوں گے اور نہ ہی میری سنت کی پیروی کریں گے، اور عنقریب ان میں ایسے انسان کھڑے ہوں گے جن کے جسم انسانوں کے ہوں گے لیکن دل شیاطین کے دل ہوں گے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں ایسے حالات پالوں تو کیا کروں؟ فرمایا: اپنے امیر (حکمران) کی بات سننا اور اطاعت کرنا اگرچہ تمہاری کمر پر کوڑے مارے جائیں اور تمہارا مال چھین لیا جائے، تو سننا اور اطاعت کرنا)۔

8- اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی:

"يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا، قَالَ: سَتَلْقَوْنَ

بَعْدِی أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ" [البخاری 3792، مسلم 1845]

(یارسول اللہ! کیا آپ مجھے کسی جگہ کا عہدہ نہیں سونپتے جیسے فلاں کو سونپا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تم دیکھو گے کہ (تمہاری حق تلفی کرکے) دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، (لیکن) تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم مجھ سے (بروز قیامت) حوض (کوثر) پر آکر ملو)۔

9- الزبیر بن عدی سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور جو کچھ حجاج کی طرف سے ہمیں تکلیف پہنچی اس کا شکوہ شکایت کرنے لگے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اصْبِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" [البخاری 7068]

(صبر کرو کیونکہ بے شک تم پر جو دور بھی آتا ہے تو اس کے بعد آنے والا دور اس سے بھی برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو۔ میں نے یہ تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے)۔

اللہ کی اطاعت کو حکمران کی اطاعت پر مقدم رکھنا اگر وہ کسی معصیت و گناہ کا حکم دے

10-عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہماسے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ، إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ" [البخاری 2955، مسلم 1839]

(ایک مسلمان انسان پر (حکمران کی) بات سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے چاہے پسند ہو یا ناپسند، الا یہ کہ اسے کسی معصیت (گناہ) کا حکم دیا جائے، اگر معصیت و گناہ کا حکم دیا جائے تو (اس کی اس بات میں) سننا اور اطاعت کرنا نہیں ہے)۔

11-ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

"كَيْفَ أَنْتَ، إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ، فَصَلِّ، فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ" [مسلم 648]

(تمہارا کیا حال ہو گا جب ایسے امراء آئیں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیں گے ؟ میں نے عرض کی: آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تجھے

چاہیے کہ نماز کو اس کے وقت میں پڑھ لے، پھر اگر تو(اس کے بعد) ان کے ساتھ (جماعت) پالے تو نماز پڑھ لے، وہ تیرے لیے نفل بن جائے گی)۔

ہم پر جو حکمران کا حق بنتا ہے وہ ہم اسے دیں البتہ جو حق ہمارا بنتا ہے وہ اللہ تعالی سے مانگیں

12- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنَا، قَالَ: تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللهَ الَّذِي لَكُمْ" [البخاری 3603، مسلم 1843]

(عنقریب (تم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا) جس میں تم پر دوسروں کو فوقیت دی جائے گی اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا سمجھو گے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس صورتحال میں) ہمیں آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو حقوق تم پر (حکمرانوں) کے واجب ہوں انہیں ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق اللہ ہی سے مانگنا)۔

13- وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سلمہ بن یزید الجعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

”یَا نَبِيَّ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ؟، ثُمَّ سَأَلَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ؟، ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ، فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ“ [مسلم 1846]

(یا نبی اللہ! اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق ہمیں نہ دیں تو اس صورتحال میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ اس سے منہ پھیر دیا۔ پھر واپس پوچھا تو واپس سے گریز فرمایا۔ پھر دوسری یا تیسری مرتبہ پوچھنے پر اشعث بن قیس نے انہیں اپنی طرف کھینچا، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو کیونکہ ان پر ان کی ذمہ داری کا بوجھ ہے اور تم پر تمہاری)۔

بدنیتی پر مبنی بیعت یعنی محض دنیا کی طلب کی خاطر

14- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَاهُ إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ، وَرَجُلٌ يُبَايِعُ

رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخَذَهَا وَلَمْ يُعْطَ بِهَا"[البخاری 7212]

(تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے بہت دردناک عذاب ہو گا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں زائد پانی ہو پھر بھی وہ مسافروں کو اس سے روکے، دوسرا وہ شخص جو امام سے بیعت کرے اور اس کی بیعت صرف دنیا کی خاطر ہو اگر وہ اسے کچھ اس کی چاہت کے مطابق دیدے تو بیعت سے وفاداری کرتا ہے ورنہ وفاء نہیں کرتا۔ تیسرا وہ شخص جو کسی دوسرے کو کچھ سامان عصر کے بعد بیچ رہا ہو اور قسم کھائے کہ اسے اس سامان کی اتنی اتنی قیمت مل رہی تھی اور پھر خریدنے والا اسے سچا سمجھ کر اس مال کو لے لے حالانکہ اسے اس کی اتنی قیمت نہیں مل رہی تھی)۔

حکمران کو خفیہ نصیحت کرنے کی مشروعیت

15- تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الدِّينُ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ"[مسلم 95]

(دین نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے عرض کی: کس کے لیے خیر خواہی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لیے، اور اس کی کتاب کے لیے، اور اس کے رسول کے لیے اور مسلمانوں کے حکمرانوں اور عام مسلمانوں کے لیے)۔

16-جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

" بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ "[البخاری 7204، مسلم 99]

(میں نے رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی تو آپ نے مجھے اس کی تلقین کی کہ جتنی مجھ میں طاقت ہو اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر (بھی بیعت کی))۔

17-وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا گیا:

"أَلَا تُكَلِّمُ عُثْمَانَ وفي رواية: أَلَا تَدْخُلُ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ؟ فَقَالَ: أَتَرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ، وَاللهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ، مَا دُونَ أَنْ أَفْتَتِحَ أَمْرًا لَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ "[البخاری 3267، مسلم 2989]

(کیا آپ عثمان رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کرتے؟ اور ایک روایت میں ہے: کیا آپ عثمان کے پاس جا کر بات نہیں کرتے؟ تو آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ

میں ان سے کوئی بات کروں تو تمہیں بھی ضرور سنواؤں؟! اللہ کی قسم! یقیناً میں نے ان سے بات کی ہے لیکن وہ میرے اور ان کے درمیان ہے، کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میں ایسے مسئلے کو کھولنے والا بن جاؤں کہ جس کو سب سے پہلے کھولنے والا میں نہیں بننا چاہتا)۔

امام النووی رحمہ اللہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے مقصود کی وضاحت کرتے ہوئے صحیح مسلم کی شرح (160/18) میں فرماتے ہیں، ان کا یہ قول کہ:

"أَفْتَتِحَ أَمْرًا لَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ" (میں ایسے مسئلے کو کھولنے والا بن جاؤں کہ جس کو سب سے پہلے کھولنے والا میں نہیں بننا چاہتا) یعنی حکمرانوں پر سرعام نکیر کرنا جیسا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے سبب میں سے ہوا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنی کتاب فتح الباری شرح صحیح البخاری (51/13) میں فرماتے ہیں:

المہلب فرماتے ہیں: وہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے چاہتے تھے کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کریں۔۔۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے خفیہ طور پر ان سے بات کی ہے لیکن میں یہ دروازہ نہیں کھولنا چاہتا، اس کا مطلب ہے کہ امراء (حکمرانوں) پر اعلانیہ تنقید کرنے کا دروازہ نہیں کھولنا چاہتا اس ڈر سے کہ کہیں مسلمانوں کا اتحاد پارہ پارہ نہ ہو جائے۔

پھر حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

عیاض نے فرمایا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ میں امام پر سرعام نکیر کرنے کا دروازہ نہیں کھولنا چاہتا، کیونکہ اس کے برے انجام کا خدشہ ہے۔ بلکہ چاہیے کہ ان سے نرمی کا معاملہ کرتے ہوئے خفیہ نصیحت کی جائے، اور یہ قبول کیے جانے کے زیادہ لائق بھی ہے۔ اھ

[صحیحین کے علاوہ بھی عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْصَحَ لِذِي سُلْطَانٍ فَلا يُبْدِهِ عَلَانِيَةً، وَلَكِنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيَخْلُوا بِهِ، فَإِنْ قَبِلَ مِنْهُ فَذَاكَ، وَإِلا كَانَ قَدْ أَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ"[1]

(جو کوئی حاکم وقت کو نصیحت کرنا چاہتا ہو تو اسے علانیہ نہ کرے بلکہ اس کا ہاتھ پکڑ کر تنہائی میں لے جا کر نصیحت کرے۔ اگر وہ اس سے قبول کرلیتا ہے تو ٹھیک، ورنہ اس کے ذمے جو تھا اس نے ادا کر دیا ہے)۔]

---

[1] کتاب السنۃ لابن ابی عاصم صححہ الالبانی 1096 اس کے علاوہ یہ روایت مسند احمد اور ابن عساکر میں بھی ہے۔

جس کی پہلے بیعت ہوگئی اس سے وفاء کرنا جبکہ دوسرے کھڑے ہونے والے یا اس جیسی حرکت کرنے والے کو جو مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرے قتل کردینا

18- عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ، فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ"[صحیح مسلم 1852]

(یقیناً عنقریب فتنے اور فساد ہوں گے، پھر جو کوئی اس امت کے معاملے میں پھوٹ ڈالنا چاہے حالانکہ وہ سب اتفاق اتحاد سے ہوں، تو اس کو تلوار سے مارو چاہے جو ہو جہاں ہو)۔

"هَنَاتٌ" کا مطلب ہے فتنے، واقعات وحادثات۔[شرح النووی 12/241]

19- ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا"[صحیح مسلم 1853]

(جب دو خلیفہ سے بیعت کی جائے تو دوسرے والے (جس سے آخر میں بیعت ہوئی ہو اس) کو قتل کر ڈالو)۔

20- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا، قَالَ: فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ“[البخاری 3455، مسلم 1842]

(بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاست چلاتے تھے، جب بھی ان کا کوئی نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ آ جاتا، لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، ہاں خلیفہ ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کی (ان کے بارے میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس سے بیعت کر لو، بس اسی سے وفاداری کرو اور انہیں ان کا حق دو کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا)۔

21-عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا، وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا، وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ، وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ

يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ"[صحیح مسلم 1844]

(بے شک تمہاری اس امت کی بھلائی ان کے پہلے لوگوں میں رکھی ہے، جبکہ عنقریب بعد کے لوگوں پر آزمائشیں آئیں گی اور ایسے معاملات جو تم کو برے اور منکر لگیں گے، اور ایسے فتنے در پیش آئیں گے جن میں سے ہر گزرا ہوا فتنہ آنے والے فتنہ کے آگے کم تر ہو گا۔ کوئی فتنہ اٹھے گا تو مومن کہے گا: یہ تو میری تباہی ہے، پھر وہ چھٹ جائے گا تو دوسرا آئے گا اور مومن کہے گا: یہی ہے یہی ہے۔ پس جو جہنم سے بچنا اور جنت میں جانا چاہتا ہے تو اس کی موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اور لوگوں کے ساتھ ایسے پیش آئے جس طرح وہ لوگوں سے چاہتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ویسے پیش آئیں۔ اور جس نے کسی امام (حکمران) کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسے اپنا عہد و پیمان اور دل کا پھل[2] دیا ہو تو اسے چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اس کی اطاعت کرے، اور اگر کوئی دوسرا اس کے خلاف خروج کرے تو دوسرے کی گردن مار دو (یعنی حکومت اسے قتل کر دے))۔

---

[2] اس کا مطلب عہد کے ساتھ اخلاص اور اس کا التزام کرنا ہے۔ (عون المعبود شرح سنن ابی داود)

حکمران کی اطاعت سے ہاتھ کھینچ لینا حرام ہے

22-عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً“[مسلم 1851]

(جس نے (حکمران کی) اطاعت سے ہاتھ کھینچا تو وہ اللہ تعالی سے بروز قیامت اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی، اور جو اس حال میں مرا کہ اس کے گلے میں (حکمران کی) بیعت نہ تھی، تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی)۔

23-عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً“[صحیح بخاری 7053، صحیح مسلم 1849]

(جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسند بات دیکھے تو چاہیے کہ صبر کرے کیونکہ بلاشبہ جو حکمران کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر نکلا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی)۔

مسلمان حکمران کے خلاف خروج کرنا اور فتنے کے موقع پر قتال کرنا حرام ہے

24-عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا"[صحیح بخاری 6874، مسلم 280]

(جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں)۔

25-عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ"[البخاری 48، مسلم 221]

(مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا (قتال کرنا) کفر ہے)۔

26-ابو بکرہ الثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"إِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، وَأَبْشَارَكُمْ، عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟، قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، وَقَالَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ "[البخاری 7078، مسلم 1679]

(بے شک تمہارا خون، تمہارے مال، تمہاری عزتیں اور تمہاری کھال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر میں ہے۔ کیا میں نے (رب کا پیغام) پہنچا دیا؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ پس میرا یہ پیغام یہاں حاضر لوگ غیر موجود لوگوں تک پہنچا دیں۔ اور فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو)۔

"أَبْشَارَكُمْ" بشرة کی جمع ہے جو کہ انسان کی ظاہری جلد (کھال) کو کہتے ہیں۔ [فتح الباری 13/27]

27- ابو بکرہ الثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ" [البخاری 31، مسلم 2888]

(جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر آمنے سامنے ہوں (لڑ پڑیں) تو قاتل اور مقتول دونوں آگ (جہنم) میں ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس قاتل کا تو سمجھ میں آتا ہے، لیکن مقتول کا کیا قصور؟ فرمایا: بے شک وہ بھی اپنے ساتھی کو مارنا ہی چاہتا تھا (لیکن اسے موقع نہیں ملا))۔

28-ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي، وَمَنْ خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي بِذِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ" [مسلم 1847]

(جو شخص اطاعت سے نکل جائے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے تو اس کو موت جاہلیت کی موت ہے، اور جو شخص آندھا دھند جھنڈے کے تلے مارا جائے، جو عصبیت (قوم و نسل پرستی) کے لیے غصہ ہوتا ہو اور عصبیت ہی کے لیے لڑتا ہو تو وہ میری امت میں سے نہیں ہے، اور جو میری امت میں سے میری امت ہی کے خلاف نکلے نیک ہوں یا بد سب کو مارتا پھرے، کسی مؤمن کی بھی پرواہ نہ کرے، نہ ہی جس سے عہد ہوا ہو اس سے وفاء کرے، تو وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں اس سے نہیں ہوں)۔

"عِمِّيَّة" یعنی اندھا دھند معاملہ جس میں کچھ صاف واضح نہ ہو پائے (شرعی لحاظ سے اس لڑائی کا صحیح ہونا معلوم نہ ہو سکے)۔[النووی 12/ 238]

29-سعید بن جبیر فرماتے ہیں ہمارے پاس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نکل کر آئے تو ہم

نے امید کی کہ وہ ہمیں کوئی اچھی سی حدیث سنائیں گے، کہتے ہیں:

" فَبَادَرَنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ، وَاللَّهُ يَقُولُ: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾ سورة البقرة آية 193، فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ؟، إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً، وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ "[البخاری7095]

(پس ایک شخص ہم سے پہلے ان کے پاس پہنچ گئے اور پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہم سے فتنہ کے دور میں قتال کے متعلق حدیث بیان کیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "تم ان سے قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے"۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا تمہیں معلوم بھی ہے کہ فتنہ کیا ہے؟ تیری ماں تجھے گم پائے۔ اس سے مراد تو یہی ہے کہ محمد ﷺ مشرکین سے قتال فرماتے تھے، کیونکہ (مسلمانوں کا) اپنے دین (اسلام) میں داخل ہونا فتنہ (آزمائش)[3] ہوا کرتا تھا۔ تمہارے قتال کی طرح

---

[3] جیسا کہ اسی حدیث کی ایک دوسری روایت صحیح البخاری 4650 میں اس کی وضاحت ہے کہ: اس وقت اسلام (مسلمان) بہت کم تھے اور ایک شخص اپنے دین (اسلام) کی وجہ سے فتنہ (تکلیف) میں ڈالا جاتا۔ یا تو اسے قتل کرتے، یا قید کرتے یہاں تک کہ اسلام پھیل گیا، اور فتنہ باقی نہ رہا۔

نہیں ہوتا تھا جو ملک (حکومت) کے لیے ہے)۔

30-نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں:

"لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هَذَا الرَّجُلَ عَلَى بَيْعِ اللهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى بَيْعِ اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهُ، وَلَا بَايَعَ فِي هَذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ" [البخاری 7111]

(جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اولاد اور خدام و احباب کو جمع کیا اور انہیں گواہ بناتے ہوئے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک ہر غدار کے لیے بروز قیامت ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی غداری ہے۔ ہم نے اس شخص (یزید) کی بیعت کی ہے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی مقرر کردہ بیعت کے موافق۔ اور میں تم میں سے کسی کو نا پاؤ کہ وہ اس کی بیعت توڑے یا توڑنے والے کی حمایت کرے، ورنہ یہی میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کن بات بن جائے گی (یعنی پھر میں اس کا حامی نہیں رہوں گا)۔
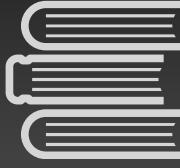
پرنٹ

آڈیو

آن لائن

صحیح بخاری و مسلم سے حکمرانوں کی اطاعت کرنے اور ان کے خلاف خروج نہ کرنے سے متعلق 30 احادیث

کتاب و سنت سے اور سلف صالحین کے عقیدے و منہج سے یہ اہم ترین عقیدہ و عمل کہ مسلمان حکمران کی خواہ وہ نیک ہو یا بد اچھے اور جائز کاموں میں اطاعت و فرمانبرداری کی جائے گی اور اس کے خلاف اپنی زبان، ہتھیار اور دل و افکار کے ذریعے خروج نہیں کیا جائے گا، خفیہ نصیحت و خیر خواہی کی جائے گی، اصلاح و استقامت کی دعاء کی جائے گی اور عوام کو ان کے خلاف نہیں بھڑکایا جائے گا۔ اور فتنوں میں خصوصاً مسلمانوں کے امام (حکمران) اور ان کی جماعت (ریاست) کے ساتھ رہ کر دین کے نام پر اپنی اپنی طرف دعوت دینے والے احزاب، داعیان و جماعتوں سے پرہیز کیا جائے گا۔

اس عقیدے کی اہمیت اور اس بارے میں گمراہ فرقوں کی گمراہی کے پیش نظر سلف صالحین اسے باقاعدہ عقیدے کی کتابوں میں ایک اہم نکتے کے طور پر اور اہل سنت اور اہل بدعت میں فرق کرنے کی امتیازی نشانیوں میں اسے شمار کرتے آئے ہیں۔

فی زمانہ سنت کی جانب منسوب ہو کر بہت سی جماعتیں اور داعیان نہ صرف اس اصول کی مخالفت کرتے ہیں بلکہ ان کی دعوت کی بنیاد ہی اس خارجی ذہنیت پر رکھی گئی ہوتی ہے، لہٰذا خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین احادیث کی کتابیں صحیح بخاری و مسلم سے اس بارے میں اہم ترین احادیث اس کتابچے کے ذریعے پیش خدمت ہیں۔

توحید خالص پبلیکیشنز

ویب سائٹ tawheedekhaalis.com

ای میل store@tawheedekhaalis.com